

U 0021

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی رسولہم محمد بن عبد اللہ المرسلین
 وعلی آلیہ واصحابہ اجمعین اما بعد ہر گز نگار را جی بر جنت اندر غنای خدام
 استاد مالئہ قدوۃ العارفین جناب حضرت مولانا شہباز محمد دیوانہ قدس سرہ
 محمد اشرف عالم بن جناب حضرت سیدنا و شہیدنا مولانا عابد عرف شاہ غوری نور اللہ
 مقدس سرہ متوطن شہر جہانگیر محکمہ انارک خدمت میں جمیع سلامتوں کے عرض
 کرتا ہوں کہ بعد تالیف نسخہ مجمع الآداب اس فقیر پر اپنا قصہ کسر دل میں یہ خواہش رہا کہ کوئی
 رسالہ فضائل اوراق آئین حدیث قدس و قوت غیہ کی کتابوں سے جمع کرے لیکن بوجہ غلو
 تر و داشت نگار دنیاوی ہر قدر فرصت مرا ہوتی تھی کہ ایک طرف توجہ کرنا محال سبب مزہبیہ ہوا
 قلبی کار دنیاوی پر اس اور صعب کچھ کا انجام علم و ایاقت ہے اس ناچیز کے باوجود مولانا
 نعمتہ مقدم کر کے مستعدا بائید تاریخ یکم جمادی الآخر ۱۲۸۵ ہجری کو حدیث قدس و قوت
 کی عربی و فارسی و اردو کتابیں جو کہ اس فقیر کے پاس موجود تھیں ان سے جو فضائل
 و عجوبہ غریب قرار دے کر ان کے لئے ایک کتاب تالیف فرمائی جس میں بعض

مروم پاکست جناب سید المرسلینؐ پیدا و بزرگان دین تباریخ ہمارے حسب مذکور تصدیق و تحریر رسالہ پڑانے انہماق و اختتام پایا اور نام اسکا آداب القرآن رکھا اب امید ناظرین رسالہ ہمارے یہ جو کہ جو لوگ اس سال کے لا حظ فرما کر لفع و شہاد و برائے نقد یا صحت کو بعد نماز خیر اور نماز و نیکو کر کے چاہے کہ چاہے عظمیٰ اور پیر تو اسکی اصلاح کی کوشش کریں اور ہر سال کے کو اوپر پانچ فصلوں کے بعد کیا

فصل پہلی فضائل قرآن اور اوقات کے بیان میں

اے مسلمانو! بتاؤ اور گماہ ہر کہ قرآن مجید کا پڑھنا باعث مغفرت گناہ و موجب برکات بلند کی درجہات کا جو دنیا و آخرت میں جہادیت محمد عثمان رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کو منعم القرآن و علامہ یعنی جہادیت میں سے وہ شخص جو کہ سیکھا قرآن اور سیکھا یا اسکو نقل کی یہ باریق و مشکوۃ المصابیح اور بھی حدیث میں آیا ہے افضل العباد و قرآن القرآن یعنی افضل سب عباد تو میں تلاوت قرآن جو اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لا قرآن الا ان یؤتی فی یوم القیامۃ شفیعاً لا یخلف یعنی پڑھو قرآن شریف کو پس تحقیق وہ اور بجا و ان قیامت کے شفیع ہوتے اور لا و اسے پڑھنے والوں اپنے کے قتل کی پیروی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پڑھے ایک حرف کلام اللہ کا پس اس کے لیے نئی جوارہ شکی باہر میں ہوگی کہ میں کہتا ہوں کہ سارا اللہ ایک حرف ہو گیا اللہ ایک حرف ہو اور اللہ ایک حرف ہو اور ہم ایک حرف یعنی اللہ کہنے میں ہمیشہ نیکیاں کھی نہیں نقل کی تیرے ماری ایسے ہی لکھا اور لفظ جلیل شرح صحت حسین میں اور مظاہر الحق شرح مشکوۃ المصابیح میں لکھا ہے کہ جس نے قرآن پڑھا اور عمل کیا اور سچا و سکا درجہ بلند کر تا ہو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اور تلاوت قرآن کی افضل عبادت کی ہو خصوصاً جبکہ نماز میں ہو فضیلت اور ثواب اسے اسے کہ تیرے میں نہیں آسکتا محض ہر حرف کے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور نماز میں پڑھ کر اور پڑھنا قرآن کا نزدیک کر تا ہو خلاصہ اور روشن کر تا ہو دلون کو پس مسلمانو! کو چاہے کہ عبادت کریں قرآن پڑھنے کی اور اس سے ہرگز غافل نہ رہیں اس لیے کہ پڑھنا

قرآن کا سبب ملاح و فلاح دارین ہوا اور قرآن شہادت ہے کہ پڑھنے والے کو چاہیے کہ
دل لگا کے پڑھے اور ایسا سمجھے کہ گویا خدای تعالیٰ کی حضور میں حاضر ہوا اور خدای تعالیٰ
اور سب کلام فرماتا ہوا و تعظیم و ادب کرنا قرآن کا واجب ہوا و چونکہ وہ انگوٹھ ہے
انگلی سے محض شریعت کا سبب ہے جب کوئی مسلمان ارادہ نہیے یا کلام عیب کے کہے
تو پکڑ جائیگا و فحش و کفر کے اچھا کپڑا پہنے اور عوام سامنے بدن میں خوشبو نہ اور شہر کو
پہن خوشبو کرے اس لیے کہ فحش حروف کا ہوا و قبلہ رخ نہیے اور باطلہ راست قرآن کو پہنچے
اس لیے کہ فرمایا، **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ حَتَّىٰ تَتَوَضَّأُوا** ابو اللیث میں ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ لائیں قرآن کی لاکھ ہر اور قرآن شریف کو
پہن گو دین یا کسی دوسری چیز پر رکھنا نہ در حل یا نکیہ پر اگر یہ چیزیں خون تو نہ وہاں
تھیں کہ اس کے تلے گئے زمین یا جس فرش پر نہ تھا ہونے اور وقت پڑھنے کے پہلے
أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ اس لیے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ **وَلَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ**
حَتَّىٰ تَتَوَضَّأُوا من الشیطان الرجیم کہتے ہیں ہر آیت عذہ بلفظ مذکور نزدیک ہی جہز
کے بہت پڑھتا ہوا اگر کہ **أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ** تو پڑھتا ہوا
قاضی خان میں ہر ایک ہی مرتبہ عوذ کافی ہے ہر سوے کی آیت میں عوذ کی آیت
نہیں چاہیے **اللّٰهُمَّ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ** کے اور خوب شہر شہر کہ قرآن پڑھے اور عوذ کو اور اگر
وقف اور وصل کا لحاظ رکھے اس لیے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ **فَإِنْ نَزَلَ مِنْكَ الْغَمُّ**
ثِقَلٌ فَلَا تَقْسِرْ مِنْهُ اس آیت کی تفسیر حسینی میں لکھا ہے کہ حضرت مصطفیٰ علی رضی اللہ
سے نقل کی گئی کہ مراد ساتھ تر تیل کے حفظ و قوت اور ادای حروف ہی اور جب تک
تلاوت میں قاری کا دل لگے تلاوت کرے اور جب دل گھبراوے تو اس وقت نہ پڑھے

اسی لیے کہ روایت جو عبد بن عبد اللہ سے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو قرآن
کو جس تک کہ خدا جس کمرین اور سپرد تمہارے جس سوقت کہ حاصل ہو ملال اور دل کو کا
تقریر کرے ہوا دوس سے یعنی پڑھنا موقوف کر دینی کی یہ بخاری اور مسلم نے
اور جاسکے خوش الحانی سے وہ ان تک ممکن ہو پڑھ آواز اور لہجہ جگہ مگر اس بات کا
مواز کہ کہ ان راگنی پانی یا اسے ترجمہ مشارق الانوار میں لکھا ہو کہ قرآن خوش
آواز میں سے پڑھنا درست ہو مگر حسب ہر شریک کہ روایت کی زیادتی نہوار گ
راگنی کی روایت نکوسے اور معانی میں غلط نہ پڑے اور منہاج النبوت ترجمہ ہدایہ
النبوت میں لکھا ہو کہ صحیح حدیث میں آیا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہر پڑھو القرآن یا صویر کہ یعنی آرایش و قرآن کو اپنی آوازوں سے
آواز فرمایا ایکس و نماز کو پڑھو یا القرآن یعنی ہم میں سے نہیں ہو جس نے
قرآن کو خوش آوازی کے ساتھ پڑھا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم لکل شیء حلیۃ و جلیۃ القرآن حسن الصوت یعنی
ہر چیز کا ایک پوری اور قرآن کا زیور خوش آوازی ہر قاضی خان میں ہو کہ قرآن
دیکھ پڑھنا پڑھو اگرچہ حافظ ہوا سیلے کہ روایت ہو عبادہ بن صامت رضی اللہ
سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین عبادت سے میری امت کے قرآن
پڑھنا نظر سے دیکھا ہو اس لیے کہ اس میں دو عبادتیں جمع ہوتی ہیں ایک نظر کرنا صحیف
میں دوسری پڑھنا قرآن کا رسالہ فضائل القرآن میں لکھا ہو کہ حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جس گھر میں قرآن مجید پڑھا جاتا ہو
رہنے والے رحمت پاتے ہیں یعنی باعتبار آدمیوں کے آبادی کے یا باعتبار بائش
یا دونوں میں اگر میں پھر و رکعت بہت ہوتی ہو اور حاضر ہوتے ہیں اوس گھر میں
فرشتے اور کھل جاتے ہیں شیاطین اور جس گھر میں نہیں پڑھا جاتا قرآن مجید

ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اور نزدیک محمد رحمۃ اللہ علیہ کے مکر وہ نہیں ہی رہی ہوتی جو
فہم علماء اور محدثین نے اختلاف کیا ہی اس امر میں کہ قرآن پڑھنے سے بیت کو صبح ہو چکا ہو
 یا نہیں مختار یہ ہے کہ نفع یا حرج کو پہنچا ہی اور مخفی عطا عذاب کی اوس سے ہوتی ہو یا نہ
 لکھا ہی ابراہیم شاہی مین اور قرآن کا پڑھنا قبرستان مین بلند آواز سے مکروہ ہے
 اور آہستہ پڑھنا مکروہ نہیں ہی ایسا ہی لکھا ہی غایت الاوطار مین عالمگیری سے
 اور رسالہ ایمان البحر میل للترتیل مین لکھا ہی کہ ایسے وقت مین کہ جمو کا ہو یا جاس ضرور
 اور شپاب کی حاجت ہو قرآن نہ پڑھتے اور مسلمان کو چاہیے کہ عادت مقرر کر لے کہ
 کسی قدر کلام اللہ روز پڑھ لیا کرے امام نووی نے رسالۃ البیان فی آداب حملۃ القرآن
 مین بزرگواران سلف کی عادت مین مقدار تلاوت مین نقل کی مین جانب کثرت مین لکھا
 بزرگ کی عادت نقل کی ہے کہ ہر روز آٹھ ختم کرتے تھے چار دن مین اور چار رات مین اور
 ایک ختم روز کی زمانہ صبح تا عین مین بہت بزرگوں کی عادت تھی کہ رات کو تہجد مین قرآن
 ختم کیا کرتے تھے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حال مین لکھا ہی کہ ہر رات مین ایک کلام اللہ
 ختم کیا کرتے تھے اور ہر رمضان مین ۶۱ کلام اللہ ختم کرتے تھے تیس رات اور تیس دن مین
 اور ایک امام مسجد کے ساتھ تلاوت مین اور سات دن مین سب شمار بزرگوں کی عادت تھی اور
 ایک سیارہ نہ بھی بہت لوگوں کی اور آدھے مہینا سے کم کسی کی عادت امام نووی نے
 نقل مین کہ سات دن مین ختم کرنے کا ایک طریقہ منزل فی بشتوق کا یہی ہے پہلی منزل کو
 طالع سے شروع ہوتی ہے اور دوسری سورہ مائدہ اور تیسری سورہ یونس سے اور چوتھی
 سورہ بنی اسرائیل سے اور پانچوین سورہ شعرا سے اور چھٹی سورہ واقعات سے اور ساتویں
 سورہ ق سے آخرت سرنام ہر سورت سے لفظ فی بشتوق حاصل ہوا ہے مسلمان آدمی کو
 چاہیے کہ جس قدر پر ایمان مداومت کرے اختیار کرے جس عمل پر مداومت ہو اگرچہ
 تھوڑا ہو خدا ہی تعالیٰ کو بہت پسند ہو گا چنانچہ حدیث صحیح مین ناہدی اور حافظہ کو چاہیے

کو جس قدر قرآن مجید تلاوت کرنا ہو مجاہدین پڑھیں صحابہ اور تابعین اور بزرگان سلف کی
 علی العموم یہی عادت تھی کہ تھیں ہی قرآن مجید پڑھا کرتے تھے اور رسالہ نقل اہل القرآن
 میں لکھا ہے کہ اسیامین وارد ہوا کہ بعض ہارنہین تیس تیس پہر کے عرصے میں قرآن مجید
 تمام کر کے اکثر عمارت شریف جناب رسول قبول علی اللہ علیہ وسلم کی اور اصحاب کبار کی
 ہر روز چھینچا چار سو بار پڑھنے کی تھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہو گیا کہ قرآن سب
 شروع فرماتے اور ختم فرماتے شاید مشرکین فی ہوشی کی یہیں سے کافی ہر روز
 ہوا ہے کہ جو شخص ختم کرتا ہی قرآن مجید رات کو تو فوراً تک لاکھ اور تک لاکھ لاکھ پڑھتا رہتا
 اور اگر کوئی کو ختم کرے تو شام تک انتظار چاہتے ہیں اور بعض نے ختم از باب اسکو لکھا ہے کہ
 روز جمعہ کو اول قرآن مجید سے اخیر سورہ مائدہ تک اور ہفتے کے دن انام سے توبہ تک
 اور اہل اربو یونس سے آخر میرہ تک اور پیر کو تک سے آخر لعل تک اور شنبہ کو تکبیر سے
 آخر حق تک اور تہہ کو زمر سے آخر رحمن تک اور جمعرات کو واقعہ سے آخر تک اس ختم کو
 بھی واسطے حاجت روائی کے علماء نے مجرب لکھا ہے روز موعز القرآن میں لکھا ہے کہ ہر چند ساف نے
 مدت ختم قرآن شریف میں اختلاف کیا ہے مگر حق یہ ہے کہ چالیس روز سے زیادہ اور تین دن سے کم نہیں کرنا چاہیے

جلد اول منازل فی بشوق

ف	مراد سورہ	سورہ مائدہ	ی	ایہ یونس	ب	بہ بنی اسرائیل	ش	شعرا	و	سورہ الصافات	ق	سورہ قات
نا	نار منزل اول	منزل دوم سورہ	ن	نزل سوم سورہ	ن	نزل چارم سورہ	ن	نزل پنجم سورہ	ن	نزل ششم سورہ	ن	نزل ہفتم سورہ
س	سورہ فانیہ	سورہ ہود	س	سورہ یونس	س	سورہ یونس	س	سورہ یونس	س	سورہ یونس	س	سورہ یونس
ر	روز جمعہ آخر	روز جمعہ آخر	ر	روز جمعہ آخر	ر	روز جمعہ آخر	ر	روز جمعہ آخر	ر	روز جمعہ آخر	ر	روز جمعہ آخر
س	سورہ اسناک	سورہ فانیہ	س	سورہ یونس	س	سورہ یونس	س	سورہ یونس	س	سورہ یونس	س	سورہ یونس

اور قما و امی والکیرین لکھا ہے کہ اسے قاری کے یہ جمع کرے اہل عباد کے اپنے
 وقت ختم قرآن مجید کے اور دعا کرے اور کہے بے غایتہ الاوطار میں لکھا ہے کہ بہترین اوقات تین
 کیوں اسے ماہ مبارک رمضان ہو اور آخر کثر القاق میں ہے کہ حافظ قرآن کو لائق یہ ہو کہ

ہو اللہ عزوجل نے کبار قرآن مجید کو ختم کر کے اور یہاں قضا مل القرآن میں لکھا ہوا
 کہ نبی بن حبیب سے روایت ہو کہ فرمایا حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جس نے یاد کیا قرآن مجید تفسیر
 کیجا لکھی اور اس کے مان باب پڑھا اگرچہ وہ نہ وہ دونوں کا نقل کیا یہ تفسیر ابو اللیث
 نے اور ایک حدیث شریف میں ہے کہ حافظ قرآن مجید کا رکھنا ہونا انسان اسلام کا
 اور بھی واجب ہے کہ جو شخص قرآن مجید کے حفظ میں مشغول ہو اور درمیان میں دھماکے
 تو اسکو قبر میں باقی قرآن مجید فرشتہ یا کراتا ہی اور ولید بن عبد اللہ سے روایت ہو کہ
 فرمایا حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جس نے یاد کیا قرآن مجید پس یہ دیکھا جائے اور نہیں بڑھ کر
 اس گناہ سے کہ قرآن مجید کا حافظ ہو کہ چھنا چھوڑے اور طلق بن حبیب سے روایت ہے
 کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے سیکھا قرآن مجید پھر بھول گیا اسکو اپنے غم کے
 محو کیا جاتا اور درجہ اسکا ہریت کے مقابلے میں اور نیچا قرآن مجید دن قیامت کے اور اسکا
 دشمن معاذ اللہ منہا اور خدا کے فرمایا کہ جس نے سیکھا قرآن مجید پھر بھول گیا اگر وہ شخص ایسا
 دن قیامت کے اور اس گناہ عظیم کی مصیبت میں سخت گرفتار ہوگا پھر چھی اپنے یہ آیت
 وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ إِلَّا أَنْتُمْ بِهَا كُنتُمْ مُجْرِمِينَ اس سے بڑھ کے ہی کہ قرآن مجید یاد
 کر کے بھول جائے ان حدیثوں کو روایت کیا فقیر ابو اللیث نے اور حدیثیں عبادہ بن ریحان
 کہ فرمایا حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جس نے قرآن مجید پھر بھول جائے
 اسکو ملکہ ملاقات کرے گا وہ حق تعالیٰ سے دن قیامت کے کٹا ہوا ماتر نقل کیا
 ابو داؤد و دارمی نے اور سنن ابوداؤد و ابن مردیہ کی جو شخص قرآن مجید
 یاد کر کے بھول جائیگا حق تعالیٰ اسکو قیامت کے دن خیر و برکت سے خالی اور ٹھانسیکا

فصل دوسری وقف اور وصل کے بیان میں

ایسی مسلمانوں جانو اور گاہ کہ قرآن پڑھنے والے کو وقف اور وصل کا بھی لحاظ رکھنا ہوتا ہے
 ہوا اس لیے کہ اکثر مقام میں وقف کی جگہ وصل کرنے سے خوف کفر کا ہوتا ہے

فصل اول
 میں ہے کہ جس نے قرآن مجید یاد کیا
 اسکو ہر روز پڑھنا واجب ہے
 اور اگر وہ بھول جائے تو اسکو
 اپنے غم میں ملکہ ملاقات کرے گا
 وہ حق تعالیٰ سے دن قیامت کے
 کٹا ہوا ماتر نقل کیا ہے

فصل دوم
 میں ہے کہ جس نے قرآن مجید یاد کیا
 اسکو ہر روز پڑھنا واجب ہے
 اور اگر وہ بھول جائے تو اسکو
 اپنے غم میں ملکہ ملاقات کرے گا
 وہ حق تعالیٰ سے دن قیامت کے
 کٹا ہوا ماتر نقل کیا ہے

وصل بہتر ہو تو تف سے (صلی) علامت الوصل اولیٰ کی ہر اس جگہ وصل اولیٰ ہی (کشف) علامت
 اگلاٹ کی ہر اسکے یہ معنی ہیں کہ بیان نہ ہی تمت ہو چھا و پر گزرا ہوا اور سوائے اسکے اور کبھی رموز
 اوقاف کے بیان کے ہیں (معنی میں دست) علامت السماع الوقف یعنی اس جگہ وقف سماعی ہے
 (علامت السماع عدم الوقف یعنی اس جگہ عدم وقف سماعی ہے بیان وقف کرنا کچھ
 ضرور نہیں اور اگر کریں بھی تو کچھ نقصان نہیں اس واسطے کہ یہ وقف یا عدم وقف سماعی ہیں نہ
 قیاسی (وقفہ) مراد ہو سکتا ہو یا یہ معنی بیان کئے کے نسبت زیادہ ٹھہرے مگر سانس نہ توڑے
 اتنی بے قرائنے کیا ہو کہ وقفہ قریب ہو وقف ہوا ہو سکتا قریب ہو وصل (مع معانقہ) یہ علامت
 سمانقہ کی ہیں یہ مزد و بگہ لکھی جاتی ہے اسکے پڑھنے کا یہ طریقہ ہے کہ ایک جگہ پر ٹھہریں دوسری جگہ
 ملائیں نہ دونوں جگہ ٹھہریں نہ دونوں جگہ ملائیں مثال سکی جیسے ذلک الکتاب لا یریب
 فیہ شہدای اگر لا یریب پر وقف کریں تو فیہ کو مہدی سے ملا کر ٹھہریں اور جو فیہ پر
 وقف کریں تو لا یریب کو فیہ سے ملا کر ٹھہریں نہ دونوں جگہ وقف کریں نہ دونوں جگہ وصل کہ
 اس میں فساد معنی ہے (صلی) مخفف وقف اولیٰ یہ ترجمہ حانقہ کی دونوں وقفوں میں ایک وقف پر
 لکھی جاتی ہے جس وقت پر کہ یہ رمز لکھی ہو وہاں پر ٹھہرنا بہت بہتر ہے نسبت دوسرے وقف کے
 جیسے لا یریب پنج صلفہ ہے فیہ پر وقف کرنا بہت بہتر ہے نسبت اسکے کہ لا یریب پر وقف
 کریں اور بھی چند علامتیں لکھی جاتی ہیں وہ یہ ہیں (خ) خب خب ثب لب ان علامت
 وقف سے کچھ علامتوں نہیں بلکہ علامت ہی پانچ آیتوں کی جو باتفاق کو فہین اور بصیرین کے ہوں
 یا قضا نزدیک کو فہین کے اور بصیرین (ع) عسی طرح کی دوسریوں کی علامت ہے اور کبھی کسی جگہ
 لکھی جاتی ہیں (ع) علامت ہر اس بات کی کہ بیان در آتین ہو چکیں جو افق شمار بصیرین کے
 (ع) ہشتمی اور (ب) بصیرین کی اور (خب) علامت ہر اس بات کی کہ موافق شمار بصیرین کے
 پانچ آیتیں ہو چکیں (ع) شمس کی ہوا (ب) بصیرین کی اور (تب) علامت ہر اس بات کی
 کہ بیان آیت پر نزدیک بصیرین کے (ت) آیت کی ہوا اور (ب) بصیرین کی اور (لب) علامت

لیس جابتہ عملاً الصدیقین کی معنی یہاں ابیہون کے نزدیک ثبوت نہیں ہے اور ان اہلسن کا بھی
 اور (ب) ابیہون کو اور جوای مانگے چند علامتیں اور میں یہی القرآن میں لکھی ہیں وہ ہیں
 بت قد شاکت ان علامتوں کو بھی وقف اور وصل سے کچھ علاقہ نہیں فقط شماریات کے
 یہ لکھتے ہیں قواعد القرآن میں کھانچو کہ اکثر مصنفین میں صورت بی وضع لکھتے ہیں
 (بی) کو بی اصل کے اور (ع) کو بیشہ میں اصل عبارت میں قرآن کے لکھتے ہیں
 (ج) سے مزدور کی بات جس کے حساب میل بدایا کے دس میں بیسیہ اسکے پانچ میں بیس لکھتے
 علامت ہوتا ہے سران کہ اوپر ذکر کیا گیا نہیں ہوگا اور (ح) سے مراد رکوع جو سرخ قلموں
 کے آخر میں ہوتا ہے اسکا نام رکوع اس کے رکھا کہ نماز میں بوقت قرأت اولیٰ وانست بہ
 ان واضع میں رکوع میں جائے دو مرتبہ علامت کہ ای کہ اگر کوئی چاہے کہ قرآن تراویح میں ختم
 کرے بطریق سنت کے تین بات میں تو چاہیے کہ رکوع سے رکوع نہ کر رکعت میں پڑھے یہ
 موافق آج کی تشریحات رمضان میں سنی ایک ختم ہوتا ہے ایسا ہی ہوتا ہے اسکا کیا ہوتا ہے اور نقل ہے
 کہ امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ نے تشریحات رمضان میں ختم اسی طریق سے کیا جو اللہ اعلم
 جو روزہ شہور میں اور اکثر صاحبین میں پائے جاتے ہیں وہ اس قدر میں حکایان اور گزرا اور
 چند وقف اور بھی ہیں جسکو کہ کوئی رمز قرار نہیں دیتے وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 اس جگہ وقف کرنا اتباع رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام واجب حصول اجر جمیل حصول سعادت ہے

فصل در بیان قواعد و مواضع تلاوت قرآن مجید
 قواعد تلاوت قرآن مجید
 ۱۔ تلاوت قرآن مجید ہر روز ہر نماز میں واجب ہے
 ۲۔ تلاوت قرآن مجید ہر روز ہر نماز میں واجب ہے
 ۳۔ تلاوت قرآن مجید ہر روز ہر نماز میں واجب ہے
 ۴۔ تلاوت قرآن مجید ہر روز ہر نماز میں واجب ہے
 ۵۔ تلاوت قرآن مجید ہر روز ہر نماز میں واجب ہے
 ۶۔ تلاوت قرآن مجید ہر روز ہر نماز میں واجب ہے
 ۷۔ تلاوت قرآن مجید ہر روز ہر نماز میں واجب ہے
 ۸۔ تلاوت قرآن مجید ہر روز ہر نماز میں واجب ہے
 ۹۔ تلاوت قرآن مجید ہر روز ہر نماز میں واجب ہے
 ۱۰۔ تلاوت قرآن مجید ہر روز ہر نماز میں واجب ہے

آیت من الذکر میں بھی لکھی
 ہر روز ہر نماز میں واجب ہے

آیت من الذکر میں بھی لکھی
 ہر روز ہر نماز میں واجب ہے

آیت من الذکر میں بھی لکھی
 ہر روز ہر نماز میں واجب ہے

آیت من الذکر میں بھی لکھی
 ہر روز ہر نماز میں واجب ہے

اور یہ وقت قرآن مجید میں بقول اے چھوڑ جا کہ جو اور بقول بعض ستائیس گیمہ وقت غفران ہے
 وقف کہ ثابت اسچھا ہے کہ ایسا پیش ہے وقف کلام مجید میں دس بجے جو وقف منزل اور
 اسکی وقف جبریل بھی کہتے ہیں اس واسطے کہ جب جبریل آئے قرآن مجید کو حضور میں آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑھا ان ان مواضع میں وقف کیا ہے اسکے کہ وحی منقطع ہو پس
 ان مواضع میں وقف بہت اسچھا ہے اور موجب ثواب عظیم ہے یہ وقت قرآن شریف میں بارہ
 بجے ہے اور جب گیمہ دوا چندر روز زیر وبال لکھے ہوں وہاں عمل و نون پر درست ہو خواہ اوپر والی
 روز پر عمل کریں خواہ غزیرین پر مگر نزدیک اکثر ہے اسکے روز بالا ترجیح رکھتی ہے غزیرین پر

نظم وقوف قرآن نقل از رسالہ مرغوب القاری

<p>در بیان وقف قرآن حافظا گویم کین در کلام اللہ چو پانی میم را اسے نیکی طاعت و خیر را چو پانی کن توقف اندران ہم آیت گرم کب میم یا وقف ہا بود پس دران بنام آیت میشود تابع و را سفیر میں ان کہ ان آیت بجکش میشود گوینا شہ پہنچ شی باد سے سحر کب آن زمان گر بیا یا بیچیم جائز باشد در روی و چیز ذاکر الی بدانش ای برادر عکس جیم حداد را گاد میں قسار یا بگذر از و قاف را قد قیل دانی زانکہ بعضی قاریان یکای وی وصل بہتر مافلا دائم تراست ضد قاف اند قلا ہم مثل طاء وقف ہا بود</p>	<p>بشنو از من تا ترا در وقت باشد بر منون بگذر از و س گزشتی بیم کہ ترست اندرو لا بایت گرم کب بنگری بگذر از ان یا اگر قف یا صلی یا جیم یا غیر ہا بود عاقلا این نکتہ مادر شنو گویم ترا در از و م وقف یا در غیر او ای مستند مستقل وقفی بخوانی بے تامل اندران وقف و وصلت لیک اول بہترست ایچہ تر پس دران وصلت بود از وقف اولی ایچہ در ضرورت ہم روا باشد ترا وقف اندرو بقرون الوقف ایضا عندہ کل المکان گر گنی تو وقف و روی پس آں ہم روست از وقت و سبب ہر یک زن نشان مکتہ بود</p>
--	---

قف اگر مکتوب یابی ایستی و انم درو
لا نه تا اگر آیدت و قعی مکن هرگز در ان
گر کنی تو و قف در وی پس عاده آتزمان
کاف در معنی کند لث آمده در هر مکان
ضاد را و قف ضروری قاریان گردند نام

در صلی مرقوم بانی و صل خوانی اندر و
بلکه لازم و وصل باشد گفتند ای مهیار
کن بد صلت از هر یک که لا باشد در آن
آنچه قبلس وقت باشد چنان آنجا بدان
یا داری یا نه او قائم را در دلی مرام

فصل تیسری بیان میں اون الفاظوں کے جنکے زیر و زبر میں غلط پڑھنے سے کفر ہو سکتا ہے
زینت القاری نے لکھا کہ تمام الام اللہ میں ستر مقام ایسے ہیں کہ زبر کی جگہ پر اگر
پیش یا زیر پڑے اور پیش کی جگہ پر زیر یا زبر پڑے اور زیر کی جگہ پر پیش یا زبر پڑے تو کافر
ہوے خود باللہ من خلاق اور اس پڑھنے والے کے کفر میں تمام علما کا اتفاق ہے
تفصیل اذن مقاموں کی یہ ہے پہلا مقام سورہ فاتحہ میں اگر انعمت کی تاپہر پیش پڑے
تو کافر ہوے دوسرا پارہ آلہ سورہ بقرہ کے پندرہویں رکوع میں اگر واذا ابتکی
یا تو کفر ہوے تیسرا پارہ آلہ سورہ بقرہ کے پندرہویں رکوع میں اگر واذا ابتکی
کے ستر موعین رکوع میں اگر قتل داود جالوت کی دال ثانی کو پیش کی جگہ
زبر پڑے تو کافر ہوے چوتھا تک الو مثل سورہ بقرہ کے تیسرے رکوع میں
اگر واللہ یضاعف کے عین پر فتح پڑے تو کافر ہوے پانچواں پارہ چھٹا
سورہ نساء کے دوسرے رکوع میں اگر ہسلا مکتبہ تیسرے رکوع میں کی
ذال پر فتح پڑے تو کافر ہوے چھٹا پارہ سولہ سورہ توبہ کے ساتویں رکوع
میں اگر ان اللہ یجزي من المفسر کے عین و ترسولہ کی ہا کو کسر پڑے
تو کافر ہوے ساتواں پارہ پندرہواں سورہ بنی اسرائیل کے دوسرے رکوع
میں اگر وما کنا معذبہ کی ذال پر فتح پڑے تو کافر ہوے
آٹھواں پارہ سولہ سورہ ظہر کے ساتویں رکوع میں اگر وعصی لکم

کی پڑھیں پڑھتو کافر ہووے تو ان پاره شتر خوان سورہ انبیاء کے چھ رکوع میں
 اگر ان کے کتب میں الظالمین کی ناکونج پڑھے تو کافر ہووے و شتر خوان پڑھو اور
 سورہ شعرا کے پندرہویں رکوع میں اگر ان کے کتب میں المؤمنین پڑھیں
 کی ذال پرستہ پڑھے تو کافر ہووے گیارہ خوان پاره ہائیسوان سورہ فاطر کے
 سورہ رکوع میں اگر ان کے کتب میں اللہ من عباده العکماء کی مانی پڑھے تو
 پڑھے تو کافر ہووے پاره خوان پاره ہائیسوان سورہ صافات کے چھ رکوع میں اگر
 و قنبلہ اگر ان کے کتب میں المؤمنین پڑھیں کی ذال پرستہ پڑھے تو کافر ہووے
 تیرہ خوان پاره اٹھائیسوان سورہ حشر کے چھ رکوع میں اگر ان کے کتب میں البکرۃ
 المؤمنین کی پاد پرستہ پڑھے تو کافر ہووے چودہ خوان پاره اوٹیسوان سورہ
 حاق کے پندرہ رکوع میں اگر ان کے کتب میں النحل پڑھے تو کافر ہووے
 پندرہ خوان پاره اوٹیسوان سورہ مائدہ کے پندرہ رکوع میں اگر
 فہم فیہ عنون الرسول کے نون پرستہ پڑھے تو کافر ہووے سولہ خوان
 پاره اوٹیسوان سورہ مائدہ کے بائیسویں رکوع میں اگر ان کے کتب میں
 کی ظاہر پرستہ پڑھے تو کافر ہووے ستر خوان پاره اوٹیسوان سورہ النور
 کے چھ رکوع میں اگر ان کے کتب میں المؤمنین پڑھیں کی ذال پرستہ پڑھے تو کافر ہووے

فصل چوتھی شمار آیات سجدہ نماز کے پندرہ

اے مسلمانو جانو اور گاہ جو کہ آیات سجدہ تلاوت کے ہیں ان میں سے
 لکھا ہے کتب فقہ میں چنانچہ عبارت ہدایہ کی ہے سبحوہ اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ سورہ
 اس بعد حشر آورہ چودہ سجدہ یہ ہیں پہلا سورہ اعراف کے آخر میں عز و
 اس قول اللہ تعالیٰ کہ ان الذین عندک کتاب لا یستنبطون عن رسول اللہ
 و یستنبطونہ و لو کان بینہم و رسول اللہ تعالیٰ

میں نزدیک اس قول کے فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِرُونَ ۝ وَإِنِ اتَّخَذُوا
 عَلَيْهِمْ رَسُولًا لَّا تَنْفَعُهُمْ ۝ چودھواں سورہ افسر
 باسم ربک نزدیک اس قول حق تعالیٰ کے وَإِنِ اتَّخَذُوا
 رَسُولًا لَّا تَنْفَعُهُمْ ۝ ایسا ہی لکھا ہے ہفت وادی عالمگیری
 میں آپس ای مسلمانوں ان سوا منع میں قرآن تلاوت کرنے والے
 پر اور شیئہ راہ پر برابر ہی کہ بقصد عینہ یا نہ سیر قصد کہ
 سجدہ کرنا واجب ہی نہ آیا اور طریق سجدہ تلاوت یہ ہے کہ
 جب ارادہ کرے سجدہ کرنے کا تو کہے اَللّٰهُ اَکْبَرُ
 کہے یا اَللّٰهُ اَکْبَرُ اس کے اور سجدہ کرے بعد و جہاں لکھا کہ سجدہ کرے
 بلا تشہد اور سجدہ کرے اور سجدہ کرے میں مرتبہ شجران کی کہی کہ لا تعجلن فیہ اور
 اس سے کہ نہ کہ ایسا ہی لکھا ہے ہفت وادی عالمگیری میں اور کہ اَللّٰهُ اَکْبَرُ
 و دیگر کتب فقہ میں ہے کہ سجدہ تلاوت کا ذکر کے ساتھ درمیان دو تکبیر کے
 یا اَللّٰهُ اَکْبَرُ بلا تشہد و سجدہ کرے ۝ ۱۱ ۝ متخلص الحفظ الحق شرج
 کہ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہی کہ ایسا ہے شجران کے یہ کہی کہ ظاہر ہو جنابت اور حدث
 اور بجز و نماز کے کہی کہ ایسا ہے سجدہ کرے سجدہ کرے مستقبل قبلہ ہو
 اور کہی کہ ایسا ہے سجدہ کرے میں متواتر اس کے اور احکام میں تلاوت
 میں دو تکبیر کے کہی کہ ایسا ہے سجدہ کرے کی اَللّٰهُ اَکْبَرُ دیکھیں شرح معلوم کا
 فصل فی الجوزین بیان قصدا سورہ آیات و کلمات و حروف و اقسام سورہ
 وغیرہ کلام مجید آجی عزیز جان تو کمین قصدا سورہ آیات و کلمات و حروف
 قرآن کے احوال بہت مختلف ہیں اس لیے فقیر مؤلف نے جیسا کہ بیان
 ابراہیم میں دیکھا ہے باقی اس کے ترجمہ کر کے جدول ذیل افسیدام

فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِرُونَ ۝ وَإِنِ اتَّخَذُوا عَلَيْهِمْ رَسُولًا لَّا تَنْفَعُهُمْ ۝ چودھواں سورہ افسر
 باسم ربک نزدیک اس قول حق تعالیٰ کے وَإِنِ اتَّخَذُوا رَسُولًا لَّا تَنْفَعُهُمْ ۝ ایسا ہی لکھا ہے ہفت وادی عالمگیری
 میں آپس ای مسلمانوں ان سوا منع میں قرآن تلاوت کرنے والے پر اور شیئہ راہ پر برابر ہی کہ بقصد عینہ یا نہ سیر قصد کہ
 سجدہ کرنا واجب ہی نہ آیا اور طریق سجدہ تلاوت یہ ہے کہ جب ارادہ کرے سجدہ کرنے کا تو کہے اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہے یا اَللّٰهُ اَکْبَرُ
 اس کے اور سجدہ کرے بعد و جہاں لکھا کہ سجدہ کرے بلا تشہد اور سجدہ کرے اور سجدہ کرے میں مرتبہ شجران کی کہی کہ لا تعجلن فیہ اور
 اس سے کہ نہ کہ ایسا ہی لکھا ہے ہفت وادی عالمگیری میں اور کہ اَللّٰهُ اَکْبَرُ و دیگر کتب فقہ میں ہے کہ سجدہ تلاوت کا ذکر کے ساتھ درمیان دو تکبیر کے
 یا اَللّٰهُ اَکْبَرُ بلا تشہد و سجدہ کرے ۝ ۱۱ ۝ متخلص الحفظ الحق شرج کہ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہی کہ ایسا ہے شجران کے یہ کہی کہ ظاہر ہو جنابت اور حدث اور بجز و نماز کے کہی کہ ایسا ہے سجدہ کرے سجدہ کرے مستقبل قبلہ ہو اور کہی کہ ایسا ہے سجدہ کرے میں متواتر اس کے اور احکام میں تلاوت میں دو تکبیر کے کہی کہ ایسا ہے سجدہ کرے کی اَللّٰهُ اَکْبَرُ دیکھیں شرح معلوم کا فصل فی الجوزین بیان قصدا سورہ آیات و کلمات و حروف و اقسام سورہ وغیرہ کلام مجید آجی عزیز جان تو کمین قصدا سورہ آیات و کلمات و حروف قرآن کے احوال بہت مختلف ہیں اس لیے فقیر مؤلف نے جیسا کہ بیان ابراہیم میں دیکھا ہے باقی اس کے ترجمہ کر کے جدول ذیل افسیدام

اعصاب و علمای مختلفین تحریر کرتا ہے تاکہ کتاب دراز نہ ہو اور شاید یقین کو دریافت میں آسانی ہو جس دول یہی

[illegible]

ا	ب	ت	ث	ج	ح	خ
٢٠٠٤	١١٢٢٠	١٠١٩٩	١١٢٤	١٢٠٠	١٢٠٠	١٢٠٠
د	ذ	ر	ز	س	ش	ص
٥٧٠٢	٢٤٤٤	١١٢٩٢	١٥٩٠	٤٦٩١	٢٢٥٢	٢٠١٣
ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق
١٧٠٤	١٢٤٤	١٢٢٢	٩٢٢٠	٢٢٠٠	١٢٩٩	٦٥١٣
ك	ل	م	ن	و	هـ	ي
٩٥٠٠	٢٠٢٢٢	٢٤٥٠٠	٢٥١٩٠	٢٥٥٢٤	١٩٠٤٠	١٢٠٠

فہ تعداد و نمبر میں قول زید بن ثابت کا صحیح تر ہو اور یہی قول امام احمدیہ صاحب کے قول ہے
 اور علیہ السلام کا اور ایسا ہی جو حضرت عیسیٰ بن ماریہ بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور صاحبان میں ان
 کے ایسا ہی لکھا ہو مثال ابو الکلیث بن ابیہج خاتمہ راہ زینت القاری کے لکھا ہے کہ وہ اختلاف
 کلمات و روایات یہ ہے کہ بعض نے ایک لفظ کو دو دو کلمہ قرار دیا جو بعض نے ایک کلمہ ایسا ہی بعض نے
 حرف مشد کو ایک حرف قرار دیا جو بعض نے دو حرف ایسا ہی اختلاف روایات میں بھی ہے کہ بعض نے
 سات آیت ایک قسم میں شمار کیا اور بعض نے آٹھ آیت بہت اختلاف مسلمان صحابہ اور علماء صحیح ہو اور یہ
 اختلاف مثل اختلاف قرأت کی جگہ ہر وہ سب صحیح ہو اور یہ اختلاف کی زیادتی کہ قرآن شریف کے متفق ہو گا
 اور جاننا چاہیے کہ قرآن شریف میں تمامی سورتیں اسی بنا پر کہ ہم ہر قسم اہل مسودین ہیں کہ اس میں
 و منسوخ نہیں ہو و تیسارے سورتیں ہیں اور دوسری لکھو اس میں ناخ و منسوخ دونوں ہیں جو سورتیں
 ہیں تیسری لکھو اس میں منسوخ ہو اور ناخ نہیں چنانچہ سورتیں ہیں جو تیسری قسم کہ اس میں
 ناخ ہو و منسوخ نہیں ہے چھ سورتیں ہیں تصرحت اول سورہ تو کی رسالہ سبیل التوحید
 فی علم الناسخ و المنسوخ سے حرج کر کے جدول ذیل میں تحریر کرتا ہوں جدول یہ ہے

وہ سورتیں جس میں ناسخ و منسوخ نہیں ہو

سوره فاطر	سوره یوسف	سوره اعراس	سوره حدید	سوره احسان	سوره انفص	سوره حج
-----------	-----------	------------	-----------	------------	-----------	---------

سورۃ ق	سورۃ بلد	سورۃ طارق	سورۃ قمر	سورۃ ص	سورۃ اخلاص
سورۃ جن	سورۃ ناس	سورۃ فرقان	سورۃ فاطر	سورۃ مریم	سورۃ کہ
سورۃ واقف	سورۃ شعرا	سورۃ نمل	سورۃ قصص	سورۃ اسدی	سورۃ یونس
سورۃ ہود	سورۃ یوسف	سورۃ حجر	سورۃ انعام	سورۃ الصافات	سورۃ لقمان
سورۃ سبا	سورۃ زمر	سورۃ مومن	سورۃ فتح السجدہ	سورۃ شوری	سورۃ زخرف
سورۃ زمر	سورۃ جاثیہ	سورۃ احقاف	سورۃ ذاریات	سورۃ تاشیہ	سورۃ کہکب
سورۃ ناس	سورۃ نوح	سورۃ ابراہیم	سورۃ انبیاء	سورۃ مؤمنان	سورۃ متزل السجدہ
سورۃ نور	سورۃ ملک	سورۃ حاقہ	سورۃ معارج	سورۃ نبا	سورۃ نازعات

سورۃ انفال	سورۃ انشعاب	سورۃ روم	سورۃ عنکبوت	سورۃ صففون
------------	-------------	----------	-------------	------------

تقدرا و اون جو تو کئی جو مدنیہ منورہ میں پیغمبر علیؑ کے علم پر نازل ہوئی ہیں

سورۃ البقرہ	سورۃ انفال	سورۃ آل عمران	سورۃ اعراب	سورۃ مستحدہ
سورۃ نساء	سورۃ زلزلا	سورۃ حسد	سورۃ محمد	سورۃ رصد
سورۃ رومن	سورۃ دھر	سورۃ طلاق	سورۃ بینہ	سورۃ حشر
سورۃ فصلن	سورۃ ناس	سورۃ فاطر	سورۃ نور	سورۃ حج
سورۃ صففون	سورۃ مجادلہ	سورۃ حجاب	سورۃ تھسبکم	سورۃ الصف
سورۃ جمعہ	سورۃ تہابن	سورۃ فتح	سورۃ توبہ	سورۃ مائدہ

اختلاف کیا ہے علمانی اس میں کہ سب کے آخر تک منظمہ میں کون سورت نازل ہوئی ہے
 بقول ابن عباس رضی اللہ عنہ سورۃ عنکبوت اور بقول عطاء و عاک سورۃ مؤمنون اور کہا جائے
 کہ سب کے پیچہ مکہ منظمہ میں سورۃ صففون نازل ہوئی ہے پس بروایت علمای ثقات مکہ منظمہ
 میں تراشٹی سورتیں نازل ہوئیں اور مدینہ طیبہ میں سب کے آخر سورۃ مائدہ نازل ہوئی ہے اور
 بعد مکہ نازل ایک سورۃ توبہ اور سورۃ فاتحہ اول باب مکہ منظمہ میں اور دوسری بار مدینہ طیبہ میں نازل

ہونی پر اور نزول سورہیں آملی کا اختلاف ہوتا ہے کہتے ہیں کہ کئی پر اور بعض کہتے ہیں کہ مدنی ایسا ہی گمان پر سالہ سبیل البرسوخ فی علم الناسخ و المنسوخ

جدول سامی تیس پارہ قرآن مجید

اَللّٰهُ	سَيَقُولُ	يٰۤاَيُّهَا	لَنْ تَنَالُوا	وَالْمُحْسِنَاتُ
شَا	وَاللّٰهُ	وَلَقَدْ اَنۡزَلۡنَا	الَّذِيۡنَ	وَاَعۡلَمُوۡا
يَعۡتَكِرُوۡنَ	وَمَا	وَمَا اَبۡوۡى	الَّذِيۡنَ	الَّذِيۡنَ
مُحَالٌ لَّكَ	اِنَّكَ	قَدْ اَفۡلَحَ	وَقَالَ	اَمۡنَ خَلَقَ
اَتُزۡمٰنًا	وَمِمَّنْ	وَمَا لِيۡ لَا	فَمِمَّنْ	الَّذِيۡنَ
اَوْحٰى	يَقۡرۡءُ	اَعۡبُدْ	اَهۡلَ	سَرَدُ
مِمَّنْ	مِمَّنْ	مِمَّنْ	الَّذِيۡنَ	يَسۡتَآذِنُوۡنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عوان مخور و غزالہ را اختر ضیاء الدین احمد ضیاء خاتمہ تحریر کرتا ہوا ہے

امثال امر پر لب و چشم قدم و ہر تازی

عبداللہ احمد صدیق آبادی اقرآن کیا ہی عمدہ و الفیضہ ساری زبان نام تارین علی کا فضائل القرآن پڑھ

قطب تعالیٰ و تحفہ از نظم شد مرتب میرزا علی رضا فیض شکر صدیکر از و سبحان

بوش نالہم جو سرور داشت شد نقش فضائل القرآن کوغ اسکے جناب میں اب

سید احمد صاحب جمیع کلمات مولانا اعظم مولوی سید شاہ ولی شریف غلام صاحب بن ذلہ اللہ

برکاتہ الیوم لاریون قوم الظلالہ علی مقامہ المذکور قبل اسکے جناب مدوح نے

ایک کتاب مجمع الہ و اسیبہ کی تاریخ مسوافتہ حروف تالیف کے مطبعہ ان ظہری واقعہ کا پتہ

یہ سال فوالی پانچویں ہجری مدوح کا برحق شمع مدام افلا و شمس مولوی محمد عبدالرحمن

خانہ دار کے حسن استقامت جو اس مطبع کے نایاب کتابوں کے مجموعہ و درست چھپکر

شائع ہوئے ان میں کہ مطبوعہ طابع ہوئی اب یہ دو صولہ و سولہ کتابیں شائع ہو چکی ہیں

اسلام و ایمان کے لیے آئین تاملت و تاملت قرأت و تاملت قرأت و تاملت قرأت و تاملت قرأت

تعالیٰ عن غریب چھپکے شہزادہ ہوا ہی لڑا نظم شد خدا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا

پڑھے جو کوئی سکویا جو لکے ارباب عقیدت و ارادت پڑھ کر پڑھ کر پڑھ کر پڑھ کر

سولف صاحبہ ہوا و شمس ہوا نقاد حضرت شمس ہوا و شمس ہوا و شمس ہوا و شمس ہوا

سید العزیز کہیں لکے ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا

قدس سرکار سکویا کجا بنا شہزادہ ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا

چند وہاں کہنت اختیار کی پھر ابد و قات نہ ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا

مولانا شہزادہ محمد دیوہ ہوا چھپکے شہزادہ ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا

حضرت مولانا شہباز محمدی کے نامزد ہو گئے اس لیے بریان اقامت گزین میں ہتھکڑیاں پہنے گئے۔
 شہباز کے آفتاب کراست افق ولایت شہبازی سے طلوع ہوا لگا عالم عالم شرق سے غروب ہو گیا انوار
 ہدایت سے معمور ہو گیا حاجتین پر آنے والے گلین کراستین ظاہر ہوئے گلین دور سے طالبین بیات سے
 آنے والے شہر فیضان شہبازی سے سیراب ہو گئے اس طریقے میں کیسے کیسے علماء خاصہ صدق و یقین ہوئے
 اور خلقی کا لیلین بزرگان دین ہوئے شاہ و گداہ و نون آتے تھے اپنی اپنی ملازمین ہاتھ تھکاتے
 کعبہ تقدیر میں تاخرین مہر فزات فرس کمال مبارستان شعور و غیرہ میں مذکور حکمران شہبازی
 کی خدمت نزدیک دور ہوئے تلواریں نعلانی خرقہ خلافت پایا عالم میں خرق عادت کراست کا
 شور مچایا ناصر علی سے درمیان سے شیراز کشاں کشاں تاسید ایجاب برنگستان ازہر قفل می ویر کھلیہ خجائے
 اسحق حضرت مولانا الطحطاوی علی حق باور زلفین خرق عادت کراست بابر زائد الوصف اوکے
 خدا دادین تذکرہ شہبازی میں مرقوم ہے کہ آنحضرت ایام طفولیت میں ایک کون کے ساتھ کتب خانے
 میں پڑھتے تھے جب سبق پڑھ چکے آفتاب کو دیکھ کر کہنے لگے ایک روز لڑکوں نے دھوم مچائی اوستاد
 پاس آکر یونٹ نکالتے کہ شہباز کتاب یاد نہیں کرتے ہیں روزانہ سبق لے لے کے آفتاب کو دیکھتے
 ہیں اوستاد نے اون سے خفا ہو کر کہا اس واسطے سبق یاد نہیں کرتے تو آفتاب کو کیوں دیکھتے ہو
 جواب دیا کہ سبق میرا ورق آفتاب میں لکھا ہے اوستاد نے جب دیکھا معاملہ لکھا نظر آگیا
 پھر قوا و ستاد معتقد ہوئے کہ بامان لگے ۵ مریاب پیر کے دربار میں آج گنہ کاچی
 میں کچھ سواست لایا جو کچھ چاہے سو یاں شہباز سے لے ہمارا اپنی شہرتا زلے غزل از راقم

مرغ دل کا ہوا شیشیں آشتیان شہباز کا	چھوڑ کر جانیں کمان ہم آستان شہباز کا
سید اوکھی عالم بالا سے برتر ہو کہ سین	ہو تفرج گاہ بیشک لامکان شہباز کا
روضہ شہباز ہی کیا ہے جہان میں پیر بہار	چار باغ نعل سے ہی بوستان شہباز کا
فرش محل کا بچھا دیتا ہے فراشیں بہار	ہمارے گلگشت او سپر باغبان شہباز کا
طائران قدر سے رہتے ہیں بدایوں نغمہ سنج	بلبل دل کے لیے ہو گستان شہباز کا

جب رسول دوسرا خود او کی تعریف کریں
اس لایت میں کوئی ایسا نہیں ہے سوا
سید عالم ہے نسبت ہی جو مولانا کو خاص
نہج آتے تھے ہمیشہ اور سناتے تھے خبر
خاتم رسالت باتھائی جو اک انگشت ہی
کیوں نوشل ضعیف اماع اون کا پیرہ در

پھر کوئی کیا دوسرا جو مدح خوان شہباز کا
فائز پیر و ارک ہے آسمان شہباز کا
اس لیے خادم رہا شاہ جهان شہباز کا
واہ کیا رہے ہی عالم میں بیان شہباز کا
ہو گیا زیر لگین دونوں جان شہباز کا
فرش سے ہی عرش تک کم روان شہباز کا

قصیدہ فارسی در مدح قدوة العارفين زبدة الواصلين بنسبہ
حضرت مولانا شہباز محمد قدس اللہ سرہ المونیر

ز دست آسمان جفا کار ہے ستم
حضرت بر سمانہ حضرت در دانش
روز و شب ست گردش گردن پر خمید
خون ریز نیست پیشہ ترک فلک دمام
دیم جو غلام عالم فی جسم دیکھ دل
ز نار خواہ همچو من آنجا ست صد ہند
شاہست شاہ باز محمد کہ عرشیان
بینم اگر تکیہ ز سب کوئی شاہباز
سیم غریب و فکر با وج صفات او
مسکین فقیر و نادہی خلق ست شاہباز
اندر صفات نیک رحیم و کریم او ست
بار دمام رحمت حق بر مزار شاہ
ای دل متاب روی عقیدت کوئی او

یارب کی مبارک عالم اسیر غم
پیران سراب آب دان بہشت نیست ہم
مانند شیر شہ زہ دون دریا غم
خون خواریست کار سنگار و سدم
جستہ مان برو غنہ شہباز چون جسم
گویم و گرچہ وصفت من آن شاہ محترم
در خدمتش ہمیشہ کہ بستہ چون خدم
دائم ز شیعہ چرخ بلند ست درسم
چون پیر زندہ علم ندارد زکیف و کم
مخدوم و غوث و قطب و ولی خدا کریم
باشد معین بکیس و باشد غفور مہم
برزائے ان چہ لطف خداست دیم
کوہست بحر فیض و شہ کشور کرم

نام کریم قبل صاحب است آمده
 اندر سفر گشت افشانی اگر که
 از شرق تا بغرب بر صید شاه باز
 بر در گشت کسیکه نهاده سیر نیاز
 آن سرور کریم ترا بسره ور کنند
 آرد سر و دش مژده رحمت بهر زمان

اسم رسول پاک بشب از گشت فتم
 شام غریب گشت سبیل بصبح دم
 در و ام بدگیش اسیر اند خاص و عم
 شد سرور کریم و سرور دار محشم
 پر کام جان که هست ترامی رسد هم
 داری سیر نیازی تسلیم حکم خم

مطلع ثانی

ای آنکه فیض عام تو گردید چون علم
 ای هست تو بار همیشه بکار ما
 و می آفتاب فربه نوازی کنی مشتاب
 خواهم می که دست دیا گوهر عرا
 پیروزی که است بخت و کسب و کسب
 خیل غلامی تو شوره سر خیل قس
 دست تو را در دنیا توانی بکس
 در و کسب روانم آنکه در چنانی
 بایندگان حضرت دلا بهر نیاز
 طاعت تو بخواند و در سالن پر کسب
 مانده رشک مرد چون شمشیر بد نیاز
 تیغ جلال گزشتی از نصیب آن
 سام از شام تو تو را زان بخت چو بید
 پیش رگان کوی تو شیران پر دم زنند

هستند فیض یاب هر خلق الا حرم
 باشم تا که دور تر از کلفت و احم
 سولای ما تو را سستی و مایه بندی دم
 بدی بر لب بسته نوازی بند قدم
 زیا ابراست پاک تو چون نقش بر دم
 هر که در سن به نشو و نور شیر شد رقم
 آن کار میکند که کند تو را باطل دم
 احوال و هم شهادت و رفعت بهر چشم
 زبان چو عاشق است هم اخلاص یافتم
 مانده دست دول پاک آنچه بیم
 دین بذل این سخاوت این بیرون کرم
 چون رویه شیر بر و بند و گریندم
 برستم بر شجاعت عالی ز زلال
 چون فربه بر زنند همه در کشند

و قستیک شمع حال قسـ روزی بطلایی
 بخت رسا رسا نذر مراد در گریه
 گشتم ببارگاه خدایند باریاب
 و تقم خوش است شکر خداوند کاروان
 اکنون زاجد و صفت همان بکای قضا
 یارب بذات پاکه خود و هم صفات خوش
 عوینی قبول کن که نفعه بیع چنین کنم
 بادامم بر سر باطل شاه سپان
 باشد ز فیض بخشی او فیضیاب و دست
 غشور لطف و ذکر بسپارش برود

فیضی و بدو تمیز منیرش بجام جسم
 ورنه کجا گدا و گیساش و جسم
 دایم بر روزگار خود این وقت افتنم
 استم جو عزایب درین گلشن دارم
 اشعارا بدار بد عورت کنی رقصم
 یارب بحق آنکه بود شایع اسمم
 چشم عنایت است ترا خود بچشم نم
 با این همه کرامت و این همه نعم
 و غنم بر رخ و عظمه گیر و عویدم
 با و در و این نیکو تو بالنعون و القسم

جست آگاهی بآوردن طریقت و شریعت و غیره
 شاهباز محمد قدس الله روحه و شرفه و نورانی
 شاهباز محمد قدس الله روحه و شرفه و نورانی

تألیف حضرت مولانا شایباز قدس روحه و شرفه و نورانی
 دین نجم جلوس با چون بادشاه غایت درگاه

تألیف و تصحیح حضرت مولانا شایباز قدس روحه و شرفه و نورانی
 تألیف و تصحیح حضرت مولانا شایباز قدس روحه و شرفه و نورانی

تألیف و تصحیح حضرت مولانا شایباز قدس روحه و شرفه و نورانی

و به مهر و دستخط
 رای سند منعی که کتاب هذا الطبع مطبع نظامی
 است و تمام بر خاتمه آن ثبت گردد و فقط

جانبیہ بلحاظ الکتابین و المواقف